بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 11 نومبر 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپؓ کی سیرت کا کچھ حصہ بیان ہوا تھا۔ اس بارے میں جو روایات ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ آپ حسب و نسب کے ماہر تھے اور شعری ذوق بھی رکھنے والے تھے۔ آپؓ لوگوں میں سب سے زیادہ اہل عرب کے حسب و نسب کو جاننے والے تھے۔ خاص طور پر قریش کی اچھائیوں اور برائیوں کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے لیکن آپؓ اُن کی برائیوں کا تذکرہ نہیں کیا کرتے تھے۔

اہل مکہ کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ اُن کے بہترین لوگوں میں سے تھے۔ چنانچہ جب بھی اُن کو کوئی مشکل پیش آتی تو وہ حضرت ابو بکرؓ سے مدد طلب کرتے تھے۔ جب قریش کے شعراء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو میں اشعار کہے تو حسان بن ثابتؓ کو اُن کے اشعار کا جواب دینے کی ذمہ داری دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو فرمایا کہ قریش کے حسب و نسب کے بارے میں حضرت ابو بکرؓ سے پوچھ لیا کرو۔ حضرت حسانؓ کے اشعار جب مکہ جاتے تو وہ کہتے کہ ان اشعار کے پیچھے حضرت ابو بکرؓ کی راہنمائی اور مشورہ شامل ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کے سیرت نگاروں نے یہ بحث اُٹھائی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے باقاعدہ طور پر اشعار کہے تھے یا نہیں۔ حضرت ابو بکرؓ کے پچیس قصائد پر مشتمل ایک مخطوط ترکی کے ایک کتب خانہ سے دستیاب ہوا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت ابو بکرؓ کے اشعار ہیں۔ اس میں کسی لکھنے والے نے یہاں تک لکھا ہے کہ مجھے ان اشعار کی حضرت ابو بکرؓ کی جانب نسب کی تصدیق الہامی طور پر ہوئی ہے۔ طبقات ابن سعد اور سیرت ابن ہشام نے بھی لکھا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے کچھ اشعار کہے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپؐ کی تدفین کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے اشعار یہ بیان کیے جاتے ہیں۔ ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ اے آنکھ تجھے سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر رونے کے حق کی قسم! تُو روتی رہے اور تیرے آنسو کبھی نہ تھمے۔ اے آنکھ! قبیلہ قریش کے بہترین فرزند پر آنسو بہا جو کہ شام کے وقت لحد میں چھپا دیے گئے ہیں۔ پس بادشاہوں کے بادشاہ، بندوں کے والی اور عبادت کرنے والوں کے ربّ کا آپؐ پر درود ہو۔ پس حبیبؐ کے بچھڑ جانے کے بعد اب کیسی زندگی۔ دس جہانوں کو زینت بخشنے والی ہستی کی جدائی کے بعد کیسی آراستگی۔ پس جس طرح ہم سب زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے کاش موت بھی ایک ساتھ ہم سب کو گھیرے میں لے لیتی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام آئے تو ایک دن آپؐ تقریر کے لیے کھڑے ہوئے اور صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے اُس کو اُس کے خدا نے مخاطب کیا اور کہا کہ اے میرے بندے میں تجھے اختیار دیتا ہوں کہ چاہے تو دنیا میں رہ اور چاہے تو میرے پاس آ جا۔ اس پر اُس بندے نے خدا کے قرب کو پسند کیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو حضرت ابو بکرؓ رو پڑے اور آپؓ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے مجھے اتنی محبت ہے کہ اگر خدا کے سِوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابو بکرؓ کو بناتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ پڑھی تو حضرت ابو بکرؓ رو پڑے اور کہا کہ مجھے اس آیت سے پیغمبر خدا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بُو آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بطور حکام کے ہوتے ہیں جیسے بندوبست کا ملازم جب اپنا کام کر چکتا ہے تو وہاں سے چل دیتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام جس کام کے واسطے دنیا میں آتے ہیں اور جب اس کو کر لیتے ہیں تو وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ پس جب اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی صدا پہنچی تو حضرت ابو بکرؓ نے سمجھ لیا کہ یہ آخری صدا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا فہم بہت بڑھا ہوا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا۔ دوم کتاب مکمل کر چکا۔ یہ مقرر شدہ بات ہے کہ جب کام ہو چکتا ہے تو اُس کا پورا ہونا ہی وفات پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب تجربہ اور صاحب فراست لوگوں میں سے تھے۔ آپؓ نے بہت سے پیچیدہ اُمور اور اُن کی سختیوں کو دیکھا اور کئی معرکوں میں شامل ہوئے اور اُن کی جنگی چالوں کا مشاہدہ کیا۔ کئی صحرا اور کوہسار روندے۔ کتنے ہی ہلاکت کے مقام تھے جن میں آپؓ بے دریغ گھس گئے۔ کتنی کج راہیں تھیں جن کو آپؓ نے سیدھا کیا۔ کئی جنگوں میں آپؓ نے پیش قدمی کی۔ کتنے ہی فتنے تھے جن کو آپؓ نے نیست و نابود کیا۔ بہت سے مراحل طے کیے یہاں تک کہ آپؓ صاحب تجربہ اور صاحب فراست بن گئے۔ آپؓ مصائب پر صبر کرنے والے اور صاحب ریاضت تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اپنی آیات کے مورد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے لیے چنا اور آپؓ کے صدق و ثبات کے باعث آپؓ کی تعریف کی۔ یہ اشارہ تھا اس بات کا کہ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں میں سے سب سے بڑھ کر ہیں۔ آپؓ حریت کے خمیر سے پیدا کیے گئے اور وفا آپؓ کی گھٹی میں تھی اس وجہ سے آپؓ کو خوفناک اہم اَمر اور ہوش رُبا خوف کے وقت منتخب کیا گیا۔ اللہ علیم و حکیم ہے۔ وہ تمام اُمور کو اُن کے موقع و محل پر رکھتا ہے۔ اُس نے ابن ابی قحافہ پر خاص التفات فرمایا اور اُسے یگانہ روزگار شخصیت بنا دیا۔

حضرت ابو بکرؓ کو تعبیر الرؤیا کا فن بھی بہت آتا تھا۔ لکھا ہے کہ علم تعبیر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ بڑا ملکہ رکھتے تھے یہاں تک کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپؓ خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم موجودگی میں جن چند احباب کو مسجد نبوی میں نماز پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی اُن میں حضرت ابو بکرؓ بھی شامل ہیں۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ۞عِبَادَاللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۞اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ ۞